تیمم کرنے والا یا مسح کرنے والا امام بن سکتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-12904 تاریخ:12-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا تیمم کرنے والا یا مسح کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جامع شرائط امام نے اگر شرعی اجازت کے ساتھ تیمم کیا ہو (مثلاً بیماری کے سبب وہ پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو وغیرہ) تو اس صورت میں وہ وضو کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے کہ امام کا تیمم سے ہونا امامت درست ہونے سے مانع نہیں۔ یونہی اگر امام نے موزوں پر یا پٹی پر مسح کیا ہو، تو وہ وضو کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے۔

تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے۔ چنانچہ فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”ویجوز أن یؤم المتیمم المتوضئین عند أبي حنیفة وأبي یوسف رحمھما اللہ تعالی، ھکذا في الھدایة“یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اورامام ابویوسف علیھما الرحمۃ کے نزدیک تیمم کرنے والا، وضو کرنے والوں کی امامت کرسکتا ہے، اسی طرح ہدایہ میں ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص84، مطبوعہ بیروت)

اللباب میں ہے: ”(ويجوز أن يؤم المتيمم المتوضئين) لأنه طهارة مطلقة، ولهذا لا يتقدر بقدر الحاجة (والماسح على الخفين الغاسلين) لأن الخف مانع سراية الحدث إلى القدم“ **یعنی تیمم کرنے والے کا وضو کرنے والوں کی امامت کروانا، جائز ہے کہ تیمم طہارتِ مطلقہ ہے، اسی وجہ سے یہ بقدر حاجت مقدر نہیں۔ اور موزوں پر مسح کرنے والا پاؤں دھونے والے کی امامت کرواسکتا ہے کہ موزہ حدث کو قدم کی طرف سرایت کرنے سے مانع ہے۔**

(اللباب في شرح الكتاب، كتاب الطهاره، ج01، ص82، المكتبة العلميه، بيروت)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”ہاں جسے بالفعل ایسا مرض موجود ہو، جس میں نہانا نقصان دے گا یا نہانے میں کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہے اور یہ نقصان وخوف اپنے تجربے سے معلوم ہوں یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے بتائے سے، **تو اُس وقت اُسے تیمم سے نماز جائز ہوگی اور اب اس کے پیچھے سب مقتدیوں کی نماز صحیح ہے، غرض امام کا تیمم اور مقتدیوں کا پانی سے طہارت سے ہونا صحتِ امامت میں خلل انداز نہیں،** ہاں امام نے تیمم ہی بے اجازت شرع کیا ہو، تو آپ ہی نہ اس کی ہوگی، نہ اُس کے پیچھے اوروں کی۔ تنویر میں ہے: ”صح اقتداء متوضیئ بمتیمم“ بحر الرائق میں ہے: ”ترجیح المذھب بفعل عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ حین صلی بقومہ بالتیمم لخوف البرد من غسل الجنابۃ وھم متوضؤن ولم یأمرھم علیہ الصلوٰۃ والسلام بالاعادۃ حین علم۔“ **(فتاوٰی ضویہ، ج06، ص638، 639، رضافاونڈیشن، لاھور)**

اعضائے وضو دھونے والے کا موزوں پر یا پٹی پر مسح کرنے والے شخص کی اقتدا کرنا،

جائز ہے۔ چنانچہ فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:”یجوز اقتداء الغاسل بماسح الخف و بالماسح علی الجبیرۃ“ یعنی اعضائے وضو دھونے والے کا موزوں اور پٹی پر مسح کرنے والے شخص کی اقتدا کرنا شرعاً جائز ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص84، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:”**جس نے وضو کیا ہے، تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی** اوراعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، **اقتدا کر سکتا ہے۔**“ (بہارِ شریعت، ج01، ص573، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

23ذو الحجۃ الحرام1444ھ/12جولائی 2023ء

اَلمُفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے